خطبہ جمعہ

بعنوان

اعمالِ رمضان پر استقامت اختیار کیجئے

سلسلة منبر الحكمة

251

بتاریخ: 14 مئی 2021

بمطابق: ۰۱ شوال ۱٤٤۲ ھج

بہ اہتمام

الحکمۃ انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

①......نیک اعمال پر استقامت اختیار کریں

②......قرآن مجید سے اپنا تعلق جوڑے رکھو

③......توبہ استغفار کو لازم پکڑو

④......محاسبہ نفس

⑤......شوال کے چھ نفلی روزوں کا اہتمام کریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وكفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلّا اللهُ وَحْدَه لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أَمّا بَعْدُ!

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ﴾ [الحجر:99]

﴿وَإِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُم لَئِن شَكَرتُم لَاَزِیدَنَّكُم وَلَئِن كَفَرتُم اِنَّ عَذَابِی لَشَدِیدٌ﴾ [ابراھیم:7]

①......جذبہ اطاعت گزاری پیدا کیجیے

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہمارے اندر اطاعتِ الٰہی کا جذبہ پیدا کرتا، زندگی کو حکم الٰہی کے مطابق گزارنے کی تعلیم دیتا اور جینا مرنا سب رب العالمین کے لیے، کا درس دیتا ہے۔

سحر وافطار کا ایک وقت مخصوص ہے، جس کا مطلب ہے کہ جب حکم ہوتا ہے کہ کھاؤ تو ہم کھاتے ہیں اور اگر حکم ہوتا ہے کہ تم کھانا ترک کر دو تو ہم کھانے چھوڑ دیتے ہیں۔ دن بھر میں بھوک وپیاس کی شدت کو برداشت کرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، دن کا روزہ اور رات کا قیام نماز تراویح کی صورت کرتے ہیں، آخر کیوں! کہ رمضان کا مکمل شیڈول ہمارے اندر اطاعت گزاری پیدا کرنا چاہتا ہے۔

لیکن یہ تب ممکن ہے جب ہم اپنی زندگی حقیقت میں اللہ کے لیے وقف کر دیں۔ دنیوی زندگی کی ساری تگ ودو کو اصل مقصود زندگی نہ سمجھیں بلکہ اصل مقصودِ زندگی اللہ کی اطاعت، اقامت دین اور اسلام کی نشر واشاعت کے لیے جدو جہد ہی کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ [الانعام:162]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’کہہ دو! بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔‘‘

②......اعمال پر استقامت اختیار کریں

رمضان المبارک؛ نیکیوں کی بہار اور شوق دیدنی ہوتا ہے کہ ہر شخص نماز، روزہ، صدقہ وخیرات اور سحر وافطار کی دعوت میں بڑھ چڑھ کر شریک ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ غیر رمضان میں بھی ہمیشہ عبادت الٰہی میں ایسے ہی رہنا چاہیے جیسا رمضان کے مبارک مہینہ میں نیکیوں میں مقابلہ نظر آتا اور شوق دیکھنے کو ملتا ہے۔

اسی طرح رمضان کے بعد بھی ہمیں زندگی بھر نیک اعمال پر قائم رہنا اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت پر قائم رہنا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ [الحجر:99]

’’اور اپنے رب کی عبادت کر، یہاں تک کہ تیرے پاس یقین آ جائے۔‘‘

☆...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مرتے دم تک عبادت وبندگی کا حکم دیا ہے۔ جب کہ آپ ﷺ گناہ بخشے ہوئے تھے۔ جب کہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم رمضان میں نیکیاں کر لینا سال بھر کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔

سیدنا سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

((قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ))

’’مجھے اسلام کے بارے میں ایک ایسی بات بتلا دیجئے کہ آپ کے بعد مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے۔‘‘

آپ ﷺ نے فرمایا: ((قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ، فَاسْتَقِمْ))

’’تم اٰمنت باللہ کہہ کر اس پر ڈٹ جاؤ اور ثابت قدم ہو جاؤ۔‘‘

☆......اس حدیث میں ایک مسلمان کو ایمان لانے کے بعد اطاعت کے کاموں اور نیکیوں پر گامزن رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے؛ کہ وہ اللہ کے احکام کو بجالائے اور محرمات سے پرہیز کرے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح رمضان میں خیر کے کاموں پر استقامت کا مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے؛ اسی طرح شوال میں اور سال کے باقی تمام مہینوں میں بھی ہمیں نیک اعمال میں استقامت اختیار کرنی چاہئے۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی بارے کیا خوب کہا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

③......صبر وشکر گزاری کو معمول بنائیں

یقیناً رمضان کے بعد عید الفطر اجتماعی خوشی کا دن اور جمعہ کا مبارک دن؛ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ ہم اس عظیم نعمت پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے؛ کیونکہ جو شخص پورے شعور اور احساس کے ساتھ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے؛ اللہ اسے مزید ہر طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذ تَاَذَنَ رَبُكُم لَئِن شَكَرتُم لَاَزِيدَنَّكُم وَلَئِن كَفَرتُم اِنَّ عَذَابِى لَشَدِيدٌ﴾ [ابراهيم:7]

’’اور جب تمہارے رب نے تمھیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمھیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘

☆......کسی بھی شخص کے احسان کرنے پر اس کا شکریہ ادا کرنے سے اس کے ساتھ مزید تعلق بڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کہنا ہی کیا ہے، جو اپنے بندے کے ایک ایک عمل کی قدردان اور خود تعریف کرنے والی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کو زبانی شکر اتنا پسند ہے کہ اُس نے جنت کا وعدہ کیا ہے، تو عملاً شکر اور اطاعت پر اس کی نوازش کس قدر ہوگی۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا شَخصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ))

’’کوئی شخص ایسا نہیں جسے اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنی تعریف پسند ہو، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔‘‘

صحيح مسلم:1199

......شکر گزاری کے درجات:

1......بندہ ہر نعمت کو جو اسے ملی، اللہ کی نوازش سمجھے کسی اور کی عطا نہیں۔

2......نعمت کے متعلق دل میں جذبہ شکر پیدا ہو۔

3......نعمت پر اپنے محسن حقیقی کا زبانی طور پر دلی طور پر شکر گزار ہو۔

4......بندہ اپنے محسن حقیقی کے ساتھ وفاداری اور عبادت واطاعت کا طریقہ اختیار کرے۔ بندہ جب شکر گزاری کا طریقہ اختیار کرتا ہے تو وہ مزید انعام کا مستحق قرار پاتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

④......رمضان کے بعد قیام اللیل کا اہتمام کیجئے

رمضان المبارک گزر جانے کے بعد نمازِ تراویح ختم ہوگئی؛ مگر قیام اللیل سال بھر کی ہر رات مسنون ہے۔قرآن مجید میں رات کا قیام اور شب کے آخری حصے میں استغفار کرنا اللہ کے نیک بندوں کا وصف کی بیان ہوا ہے۔

﴿كَانُوْا قَلِيْلًا مِنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۞ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ [الذاريات 17]

''وہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سوتے تھے۔اور رات کی آخری گھڑیوں میں وہ بخشش مانگتے تھے۔''

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے: ((مَنْ يَدْعُونِي ، فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ))

''ہے کوئی مجھ سے دعا مانگنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے کسی چیز کا سوال کرنے والا کہ میں وہ چیز اسے دے دوں؟

کیا ہے کوئی مجھ سے (اپنے گناہوں کی) معافی طلب کرنے والا کہ میں اسے معاف کردوں؟

صحيح البخاری:1145

☆......سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

''نبی کریم ﷺ رات کو بیدار ہوکر نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہوجاتے،سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس عمل پر گویا ہوتی:

((لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟))

''اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو معاف کردیے ہیں؟ تو آپ ﷺ فرماتے:

((أَفَلاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا))

''تو کیا پھر میں اللہ کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟''

صحيح البخاری: 4837

☆......مومن بندوں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔اسی لیے جب اس کا وقت ہوتا ہے تو ان کے پہلوؤں کو بستروں سے الگ ہو جاتے،فوراً اٹھ بیٹھتے اور وضو کرکے نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں اور سجدوں میں اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا زوَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [السجدة:32]

’’ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔‘‘

⑤......قرآن سے تعلق جوڑے رکھو

امت مسلمہ کا وجود، اس کی زندگی، بلندی و پستی سب کچھ قرآن مجید سے وابستہ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی قرآن سے اپنا رشتہ جوڑا ہے؛ وہ دنیا میں کامیاب اور خوشحال ہوئے اور جب انھوں نے اس کتابِ الٰہی سے رشتہ توڑا تو وہ دنیا میں ذلیل وبدحال ہونے ساتھ اپنی آخرت بھی غارت کر بیٹھے۔

ہماری نسل کے لیے قران سے تعلق انتہائی ضروری ہے کیونکہ ایک طرف تو بے حیائی کا طوفان ہے اور دوسری طرف اہل کفر وشرک کی طرف سے قرآن مجید اور صاحبِ قرآن پر حملوں کا سلسلہ جاری ہے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایمان قرآن کے ساتھ تعلق ختم ہو جائے ۔

آیئے! قرآن کریم سے اپنا رشتہ اور تعلق مضبوط بنائیں، رمضان اور غیر رمضان دونوں میں تلاوتِ قرآن کا معمول بنائیں۔ کہ یہی اللہ کی رسی ہے، جس کا ایک سرا مخلوق کی طرف اور دوسرا خالق کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے تھامنے سے انسان کبھی گمراہ اور برباد نہیں ہوسکتا اور فرقہ واریت سے بچ کر اجتماعیت واتفاق کی مالا میں پرو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:103]

’’اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔‘‘

☆......سیدنا شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا:

((أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟))

’’تم خوش ہو جاؤ، تمہیں خوشخبری ہو: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟‘‘

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: ہم خوش ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا))

''یقیناً یہ قرآن وہ چیز ہے جس کا ایک سرا تمہارے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ پس تم اسے مضبوطی سے تھام لو، یقیناً تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اور اس کے بعد تم کبھی برباد بھی نہ ہو گے۔''

[حسن] صحیح ابن حبان:329/1، ح:122

⑥......توبہ واستغفار کو لازم پکڑیں

گناہ پر اصرار کرنے کی بجائے فوراً توبہ کرنی چاہیے، گناہ چھوڑ دینا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا ہی سچی توبہ ہے۔ توبہ کے بعد اپنی زندگی کو نیک اعمال سے مزین کرنے والے خوش ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کمال رحمت سے ان کے گناہوں کو بھی نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُوْلٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ [الفرقان: 70]

''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور عمل کیا، نیک عمل تو یہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ ہمیشہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

......اللہ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے:

اللہ کے سامنے فوری اور سچی توبہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی سچی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے، اور جب اللہ خوش ہوگا تو وہ اپنے بندے کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ، مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا))

''یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے؛ جتنا کہ تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ سواری پانے سے خوش ہوتا ہے۔''

صحیح مسلم:2675

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ [الحجر:49]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”میرے بندوں کوخبر دے دو کہ بے شک میں ہی بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہوں۔“

☆......سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ ، وَلَا أُبَالِي))

”اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کو چھونے لگیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے، تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کسی بات کی پرواہ نہ ہوگی۔“

[صحيح] سنن الترمذی:3540

......گناہوں پر اصرار مت کریں:

لا پروائی سے گناہ کرتے جانا، ان پر نادم نہ ہونا اور توبہ نہ کرنا؛ دل کو سیاہ کر دیتا ہے اور گناہ پر اصرار مزید گناہوں کو جنم دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں بندے سے توبہ کی توفیق چھین لی جاتی ہے۔ جب کہ قرآن مجید نے اہل ایمان کا شیوہ بیان کیا ہے کہ وہ گناہ سرزد ہونے کے بعد اس پر اصرار نہیں کرتے۔ اگر بشری تقاضے کے تحت ان سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے توبہ و استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ [آل عمران:135]

”اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں، یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پس اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا اور کون گناہ بخشتا ہے؟ اور انھوں نے جو کیا اس پر اصرار نہیں کرتے، جب کہ وہ جانتے ہوں۔“

⑦......محاسبہ نفس

ماہِ رمضان کا سارا ماحول اور فضا نیکی، رحمت، برکت اور مغفرت کا ہو جانے کے بعد مجھے رمضان کے بعد نیکی کی کتنی توفیق ملی؟ آیا گناہوں سے کتنا گریزاں رہا؟ تلاوت قرآن، نوافل اور شب داری کا معمول جاری رہا؟

نیکی کو صرف کرنا ہی نہیں، بلکہ نیکی کی حفاظت کرنے کے ساتھ اِسے زندگی بھر اپنے معمول میں شامل بھی کرنا ہے۔ تاکہ ریاکاری اور احسان جتلانے سے بچتے ہوئے نیکی آخرت کے لیے مغفرت کا باعث بن جائے؛ حقیقی معنوں میں نیکیوں کے فوائد وثمرات حاصل ہو سکیں۔

......محاسبہ نفس؛ مومن کی پہچان:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......مومن شخص؛ اپنا احتساب جاری رکھتا اور اپنے نفس کو نیک اعمال پر قائم رکھتا ہے، کہ وہ اپنے قول وفعل کا محاسبہ کرتے ہوئے عبادات اور اطاعت گزاری کی کامل واحسن شکل بجالاتا ہے، جو اخلاص پر مبنی، خود پسندی اور ریا کاری سے پاک ہوتی ہے۔

مومن شخص؛ محاسبہ نفس کے ساتھ نیک اعمال کو سنت کے مطابق جاری رکھتا ہے، اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے عمل کا تسلسل نہ ٹوٹے؛ یعنی وہ اپنے عمل میں ہیشگی اختیار کرتا ہے۔ انہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [العنكبوت:69]

''اور جو لوگ ہمارے لیے کوشش کرتے ہیں، ہم انہیں اپنے راستے کی طرف ضرور رہنمائی کرتے ہیں، اور بے شک اللہ تعالی احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

......محاسبہ نفس کی مثال:

☆......سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے کے بعد پوچھا: اے اللہ کے رسول! اہل ایمان میں سے کون شخص زیادہ عقلمند ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا، أُوْلَئِكَ الْأَكْيَاسُ))

''جو لوگ موت کو کثرت سے یاد کرتے اور موت کے بعد کے لیے زیادہ بہتر تیاری کرتے ہیں۔ یہی لوگ سب سے بڑھ کر سمجھ دار اور عقل مند ہیں۔''

[حسن] سنن ابن ماجه:4259

⑧......شوال کے چھ نفلی روزے رکھنے کا اہتمام کریں

اگر چہ رمضان المبارک کے فرض روزے ختم ہوگئے ہیں۔ مگر نفلی روزے رکھنا تو سال بھر ہمارے لیے مشروع اور مسنون عمل ہے۔ اللہ تعالی اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ وہ بلا کسی مشقت کے سال بھر کے روزے کا ثواب بندے کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے۔ لہٰذا شوال کے چھ روزہ رکھنے میں ہمیں جلدی کرنی چاہئے، کیوں کہ خیر کے کاموں میں ہمیں جلدی کرنا چاہیے۔

رمضان کے بعد فرائض کے علاوہ نفلی عبادات کا اہتمام کیا جائے اور اس پر ہیشگی اختیار کی جائے، کیونکہ مسلسل کیا جانے والا عمل اللہ کو محبوب ہوتا ہے؛ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اَحَبُّ الْاَعْمَالِ إِلى اللّٰهِ تَعَالَى اَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

”اللہ کے ہاں محبوب ترین اعمال وہ ہیں جو ہمیشگی کے ساتھ کیے جائیں، خواہ تھوڑے ہی ہوں۔“

صحيح مسلم: 783

☆......سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ایسا ہے جیسا کہ پورے سال کے روزے ہوں۔“

صحيح مسلم : 1164

☆......سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”رمضان المبارک کے روزے دس گنا اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں، تو اس طرح یہ پورے سال کے روزے ہوئے۔“

صحيح ابن خزيمة:1982

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009
03034125519

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com